خطبہ جمعہ

بعنوان

يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ

سلسلة منبر الحكمة

197

بتاریخ: 15 مئی 2020

بمطابق: ٢١ رمضان المبارك ١٤٤١ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہم نکات

❀ گناہوں سے بچنے کا سنہری موقع ❀ پاکیزہ ماحول سے استفادہ
❀ ماہِ رمضان ایک تربیتی ورکشاپ ❀ عشرہ اخیرہ اور گناہوں کی معافی

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [البقرة: 183]

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ))

''جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور ایک آواز لگانے والا (فرشتہ) یہ آواز لگاتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے: اے خیر کے متلاشی! آ جا، اور اے برائی کے متلاشی! بس کر۔‘‘

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، ح: 682۔ سنن النسائی، کتاب الصیام، باب فضل شهر رمضان، ح: 2107۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، ح:1642

اس حدیث مبارکہ کے ایک حصے ((يَـا بَـاغِـيَ الخَيْرِ أَقْبِلْ)) ’’اے خیر کے متلاشی! آ جا‘‘ پر سابقہ خطبے میں گفتگو ہو چکی ہے جبکہ دوسرے حصے ((يَـا بَـاغِـيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ)) ’’اے برائی کے متلاشی! بس کر۔‘‘ پر آج بات کریں گے۔

گناہوں سے بچنے کا سنہری موقع:

ماہِ رمضان دیگر بہت سے فضائل اور خصائل کے ساتھ ایک فضیلت اور خاصیت یہ بھی رکھتا ہے کہ اس میں انسان کے پاس گناہوں سے بچنے بلکہ انہیں ترک کر دینے کا بڑا شاندار موقع ہوتا ہے۔ یہ مبارک مہینہ شروع ہوتے ہی اللہ تعالیٰ شیطانوں کو جکڑ دیتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ انسان کی ناکامی کے تمام تر راستے بند کر کے اس کو کھلی کامیابی حاصل کرنے کے تمام تر مواقع فراہم کر دیے جاتے ہیں۔ اب ایسے سنہری موقع سے بھی فائدہ نہ اٹھایا جائے تو کس قدر محرومی اور بدبختی کی بات ہے؟ روزے کی تو رسول اللہ ﷺ نے خاصیت ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ:

((اَلصَّومُ جُنَّةٌ))

’’روزہ ڈھال ہے۔‘‘

[صحیح] سنن النسائی، کتاب الصیام، ح: 2224

یعنی اس ڈھال کے ذریعے انسان گناہوں کو اپنے اوپر حملہ آور نہیں ہونے دیتا بلکہ مکمل دفاع کرتا ہے اور بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اس لیے جو شخص گناہوں کو ترک کرنے کا سچا اور کامل ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے اس مبارک مہینے میں ایسے نیک ارادے کو عملی جامہ پہنانے کا بہترین موقع میسر ہوتا ہے۔ جیسا کہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سگریٹ نوشی ترک کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جو شخص اس نقصان دہ اور ناپاک چیز سے جان چھڑانے کا پختہ عزم رکھتا ہے،
اس کے لیے ماہِ رمضان سنہری موقع ہے۔''

فتاوی ابن عثیمین: 19/ 183

اسی طرح دیگر گناہوں سے بھی جان چھڑائی جا سکتی ہے۔ بندہ کوئی ایک گناہ جسے وہ رمضان سے پہلے کرتا تھا، اسے 'ٹیسٹ کیس' کے طور پر چند دِن تک چھوڑ کر دیکھے۔ میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ اس گناہ کے بغیر نہ تو اس کی صحت بگڑے گی، نہ کوئی مالی نقصان ہوگا اور نہ ہی اس کا رُتبہ کم ہوگا، بلکہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو صحت و سلامتی اور رحمت و برکت سے نوازے گا۔ بھلا ایسے بھی ممکن ہے کہ اللہ کی نافرمانی چھوڑ کر بندے کو لذت نہ ملے؟ یا کسی قسم کا نقصان ہو جائے؟ اگر بہ ظاہر کوئی نقصان نظر آتا بھی ہے تو یہ سوچیں کہ وہ نقصان بڑا ہے یا اس گناہ پر ملنے والا عذاب؟ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص حرام اور ناجائز طریقے سے مال کمانے سے توبہ کر لیتا ہے اور شیطان اس کو ورغلاتا ہے کہ دیکھو! اب تمہاری آمدنی کتنی کم ہو گئی ہے، اب تم فلاں فلاں ضروریات کیسے پوری کرو گے، اب تم فلاں فلاں شخص کے مقابلے میں کیسے کھڑے ہو گے، وغیرہ۔ تو ایسے شخص کو ثابت قدم رہتے ہوئے شیطانی حملے کو ناکام بنانا چاہیے کہ اور فوراً یہ سوچنا چاہیے کہ حرام خوری پر اللہ تعالیٰ نے جو عذاب دینا ہے وہ اس نقصان سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)).

''جو شخص قسم اُٹھا کر کسی مسلمان بندے کا حق دباتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ واجب قرار دے دیتا ہے اور اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔''

صحیح مسلم: 137

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی طرح سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ بِمُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ)).

''جو شخص کسی مسلمان کا ایک نوالہ کھائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ویسا ہی نوالہ کھلائے گا۔''

[صحيح] صحيح الأدب المفرد: 179

پاکیزہ ماحول سے فائدہ اٹھائیں:

حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ اس کے دِل میں اللہ کا ڈر پیدا ہوا اور وہ مسئلہ پوچھنے کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ چنانچہ ایک راہب کے پاس آ کر پوچھا کہ کیا میری توبہ ممکن ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس آدمی نے اسے بھی قتل کر دیا۔ وہ لوگوں سے پوچھتا پوچھتا ایک ایسے آدمی سے ملا جس نے کہا: فلاں بستی میں چلے جاؤ، وہاں نیک لوگ رہتے ہیں، ان کی صحبت سے تمہاری زندگی بدل جائے گی اور تم بھی نیک بن جاؤ گے۔ وہ ابھی اس بستی کی طرف جا ہی رہا تھا کہ راستے میں اسے موت آ گئی۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے باہم جھگڑنے لگے کہ اسے کون اپنے ساتھ لے جائے گا؟ عذاب والے فرشتے کہنے لگے کہ یہ سو آدمیوں کا قاتل ہے لہٰذا اسے ہم لے کر جائیں گے جبکہ رحمت والے فرشتے کہنے لگے کہ یہ توبہ کے لیے جا رہا تھا اس لیے یہ ہمارا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ جہاں سے یہ آیا ہے اس طرف کا فاصلہ اور جس طرف جا رہا ہے اس طرف کا بھی فاصلہ ماپ لو، جس طرف کا فاصلہ کم ہو گا اسی طرف کے فرشتے اسے لے جائیں۔ پھر اللہ نے زمین کو حکم فرما دیا کہ وہ بستی کی طرف سے کم ہو جائے اور جہاں سے آ رہا تھا اس طرف سے زیادہ ہو جائے۔ چنانچہ بستی کی طرف والا فاصلہ کم نکلا، تو رحمت والے فرشتے اسے اپنے ساتھ لے گئے۔

صحيح البخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ح: 3470

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ غور کیجیے کہ اس بندے کی قبولیتِ توبہ کے لیے جو نسخہ تجویز کیا گیا تھا وہ یہی تھا کہ اسے اس بستی میں نیکی کا ماحول میسر آئے گا تو خود بہ خود ہی نیک بن جائے گا۔ ماہِ رمضان میں بھی ہر سُو نیکی کا ایک خاص ماحول بنا ہوتا ہے اور اس مہینے کے احترام میں لوگ برائی کے ارتکاب سے بھی بہت حد تک بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ سادہ سے لوگ بھی ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے، گالی گلوچ کرنے، غصے کا اظہار کرنے، غلط بیانی کرنے، دھوکہ دینے یا اور کوئی بھی غیر اخلاقی حرکت کرنے سے صرف یہ سوچ کر باز رہتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ ہے اور روزے کی حالت میں ایسا نہیں کرنا چاہیے، حالانکہ عام دِنوں میں ایسے افعال ان کا معمول بنے ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ گناہ گار لوگوں میں بھی بہت سی خیر ہے۔ بس ضرورت صرف اس اَمر کی ہے کہ بڑی ہی خوش اسلوبی، عمدہ نصیحت اور احسن انداز کے ساتھ انہیں اس بات کی ترغیب بلکہ تاکید کردی جائے کہ ان غیر اخلاقی کاموں کو صرف ایک مہینے کے لیے نہیں بلکہ بارہ مہینوں کے لیے ہی چھوڑ دیں۔ ان نامناسب امور سے صرف عارضی طور پر گریز نہ کریں بلکہ دائمی طور پر ان سے لاتعلق ہو جائیں۔

اسی طرح دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ سارا سال مسجد کا منہ نہیں دیکھتے لیکن ماہِ رمضان شروع ہوتے ہی باقاعدگی سے مسجد میں آنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں بھی بڑی خیر ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کو عجیب نظروں سے دیکھنے کی بہ جائے انہیں 'ویلکم' کہیں اور ان سے اچھے انداز سے ملیں، تاکہ انہیں اپنائیت محسوس ہو اور ان میں مسجد و اہلِ مسجد کے ساتھ مستقل تعلق جوڑنے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔ اگر ایک بندے کو سال بعد ایک ماہ کے لیے 'رب' یاد آجاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ رب کو بھولا نہیں ہے بس کسی خیر خواہ کے نہ ملنے کی وجہ سے غفلت کا شکار ہے۔

آپ اس کے خیر خواہ بن جائیے! ماہِ رمضان کے اس پاکیزہ ماحول سے فائدہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اُٹھایئے اور ایسے لوگوں پر فرداً فرداً محنت کریں جو مادیت یا جہالت کا شکار ہو کر غافل ہوئے پڑے ہیں۔ انہیں رب کے قریب لایئے اور انہیں اللہ سے تعلق جوڑنے کے ثمرات بتایئے۔ان میں یہ احساس پختہ کر دیجیے کہ اگر تم اللہ کے بن جاؤ گے تو اللہ تمہارا بن جائے گا۔ پھر تمہیں کسبِ معاش کے لیے بھی مارا مارا نہیں پھرنا پڑے گا بلکہ اللہ تعالیٰ تھوڑے میں بھی ایسی برکت عطا فرما دے گا کہ بہت سے مال داروں سے زیادہ اطمینان اور سکون والی زندگی گزارو گے۔

ماہِ رمضان ایک تربیتی ورکشاپ:

ماہِ رمضان گویا ایک ورکشاپ ہے، جس میں انسان کی ٹیوننگ کی جاتی ہے اور تربیت وتزکیہ کے ذریعے اس سے گناہوں کا زنگ اُتار کر صاف ستھرا کر دیا جاتا ہے۔ گناہوں کی کثرت سے دِلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔اس زنگ کو ختم کرنے کے لیے توبہ واستغفار کی ضرورت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے رمضان المبارک کا تربیتی کیمپ اسی لیے لگاتا ہے کہ وہ سال بھر کی غفلتوں اور کوتاہیوں کا ازالہ کر لیں۔ جو دانا لوگ ہوتے ہیں وہ تو اس 'مالِ غنیمت' کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹتے ہیں لیکن جو غفلت کی چادر کو خود ہی اتار پھینکنا نہیں چاہتے وہ ان قیمتی ایام کو بھی باقی دِنوں کی طرح ہی گزار دیتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهُ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى يُغْلَقَ بِهَا قَلْبُهُ)).

''یقیناً مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل میں ایک سیاہ دھبّہ لگ جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے، گناہ چھوڑ دے اور اللہ سے بخشش مانگے تو اس کے دِل سے وہ دھبّہ صاف کر دیا جاتا ہے، لیکن اگر وہ مزید گناہ کرتا جائے تو وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دھبّہ بھی بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اس کا دِل بند کر دِیا جاتا ہے۔"

[حسن] سنن الترمذی: 3334 ۔ سنن ابن ماجہ: 4244

ماہِ رمضان تو ہے ہی ماہِ غفران!! یہ گناہوں کی معافی اور نیکیوں کی کمائی کا ہی تو مہینہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے لیے جہنم اور رحمت سے دُوری کی وعید سنائی ہے جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آئے لیکن وہ اس میں اپنے رب کو راضی کر کے گناہوں کو معاف نہ کروا سکے۔ [صحیح ابن حبان: 907]

اس کی وجہ یہی ہے کہ اس ماہِ مبارک میں تو رحمت کی فراوانی ہوتی ہے، مغفرت بے حساب ہوتی ہے، معافی کے پروانے جاری کیے جا رہے ہوتے ہیں اور روزانہ لوگوں کو جہنم سے آزادی مل رہی ہوتی ہے۔ پھر اچھی اچھی آفرز والے اس مہینے میں بھی کوئی محروم رہے تو اس کو اپنی سیاہ بختی پہ رونا چاہیے!!

اس یک ماہی تربیتی ورکشاپ سے اپنی زندگی بدل لیجیے اور آئندہ کے ایام اپنے گزشتہ ایام سے بہتر بنا لیجیے۔ گناہوں سے منہ موڑ کر رب سے ناتہ جوڑ لیجیے اور اس کے سامنے گڑ گڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیجیے۔ وہ نہ صرف آپ کو معافی عطا کر دے گا بلکہ اس کی رحمتِ فراواں کا تو عالم یہ ہے کہ آپ کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾ [الفرقان: 70]

"جو شخص توبہ کر لے، ایمان رکھے اور نیک عمل کرے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمانے والا ہے۔''

اللہ کی طرف پلٹ آئیے!

ایک بار اللہ کی طرف پلٹ کر دیکھیں، اس کی جانب قدم بڑھا کر دیکھیں، اسے اپنا بنا کر دیکھیں، اس کو اپنا درد دِل سنا کر دیکھیں اور اس کے سامنے دو اشک گرا کر دیکھیں، آپ اسے اپنی توقع اور حیثیت سے بڑھ کر پائیں گے اور اس کی رحمت کو اپنی منتظر پائیں گے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((اِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))

''اگر (میرا بندہ) ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک گز میرے قریب آتا ہے تو میں دو گز اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔''

صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول الله: ﴿ويحذركم الله نفسه﴾، ح: 7405۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والستغفار، باب الحث علی ذکر الله، ح: 2675

یہ میرے مولا کی اپنے بندوں کے ساتھ خصوصی محبت ہی تو ہے کہ وہ ایک درجہ بڑھ کر انہیں نوازتا ہے۔ گویا تاخیر تو بس ہماری طرف سے ہے، ورنہ رحمت تو ہماری منتظر ہے!!

آخری راتیں اللہ کے نام کر دیجیے:

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔ اس عشرے کی راتیں اللہ کے نام کر دیجیے اور خوب خوب عبادت کیجیے، تلاوت کیجیے، دعائیں مانگیں اور توبہ واستغفار کیجیے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نبی کریم ﷺ کا اس عشرے میں کیا معمول تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

''جب (آخری) عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی ﷺ کمر کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے۔''

صحيح البخاری، كتاب صلاة التراويح، باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان، ح: 2024

الشیخ سلیمان الرحیلی حفظہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''آخری عشرے میں سنت یہی ہے کہ بندہ ان دس ایام کی راتوں میں سوئے نہیں بلکہ تمام راتیں جاگ کر گزارے اور نوافل ادا کرے، تلاوتِ قرآن کرے اور اللہ کا ذکر کرے۔''

درس التفسير، ٢٠ رمضان ١٤٣٩هج

اس لیے ان دس راتوں کو غنیمت جانیں اور انہیں بستر کی نذر کرنے کی بہ جائے رب کے نام وقف کر دیجیے۔ پھر ان دس راتوں میں شبِ قدر بھی آتی ہے جو ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ شب قدر کا اجر و ثواب ہر وہ شخص حاصل کر لیتا ہے جو اس رات جاگ کر عبادت میں مصروف ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ جاگنے والوں میں سے بھی صرف خاص لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، بلکہ جو بھی اس رات ربِ کریم کے سامنے حاضر ہوتا ہے، خواہ وہ نوافل پڑھ رہا ہو، تلاوت کر رہا ہو، دعا مانگ رہا ہو، توبہ واستغفار کر رہا ہوں یا اذکار پڑھ رہا ہو، وہ اس رات کی فضیلت کو ضرور پا لیتا ہے۔ لہٰذا افضل اور مسنون تو یہی ہے کہ دس کی دس راتیں ہی جاگ کر عبادت میں گزاری جائیں، لیکن اگر کسی کے لیے یہ مشکل ہو تو اسے پانچ (طاق) راتیں تو ضرور اللہ کی بندگی کے لیے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وقف کر دینی چاہئیں۔اسی میں دنیا وآخرت کی خیر وفلاح ہے۔

شیطان کا ایک حملہ:

بندے پر شیطان ایک حملہ یہ کرتا ہے کہ اس کے دِل میں اللہ کی رحمت سے مایوسی ڈال دیتا ہے اور اسے یہ باور کرواتا ہے کہ تمہارے گناہ اس قدر بڑھ چکے ہیں، اب تم کس منہ سے توبہ کرو گے؟ انسان اس شیطانی حملے کا شکار ہو کر رب سے مسلسل دُور ہی ہوتا رہتا ہے۔ حالانکہ شیطان نے جب اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کی ٹھان لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر اسے رُسوا کر دیا تھا کہ میرے بندے جب جب مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔ جیسا کہ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي)).

''شیطان نے کہا: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جب تک تیرے بندوں کے جسموں میں رُوح رہے گی میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔ تو رب تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! وہ جب تک مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا ہی رہوں گا۔''

[حسن] صحيح الجامع: 1650 ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 104

لہٰذا ایسے لعین اور رَجیم کے بہکاوے میں آنے سے بچیں اور اپنے رب کریم کی رحمت کی وسعتوں کو دل ودماغ میں بٹھا کر ہر وقت اس کی رحمت کے اُمیدوار بنے رہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اعترافِ گناہ ہے تو دیر کس بات کی؟

اگر آپ کو اعترافِ گناہ ہے اور آپ کا دِل اللہ کی بغاوت کرتے رہنے پر ملامت بھی کرتا ہے تو پھر دیر نہ کیجیے، رب کے دربار میں آ جایئے، کیونکہ آپ کا رب آپ کو معافی کا پروانہ تھمانے کے لیے بس آپ کی توبہ کا منتظر ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ العَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

''بلاشبہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔''

صحيح البخارى ، كتاب الشهادات ، باب تعديل النساء بعضهن بعضا ، ح: 2661۔ صحيح مسلم ، كتاب التوبة ، باب فى حديث الإفك وقبول توبة القاذف ، ح: 2770

کیا آپ کے گناہ بہت زیادہ ہیں؟

جو بندہ جتنا بھی گناہ گار ہو جب وہ اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر افزائی کرتے ہوئے اس کو معافی کا سرٹیفکیٹ دے دیتا ہے، خواہ اس کے گناہ جتنے بھی زیادہ ہو جائیں۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ ، ثُمَّ تُبْتُمْ ، لَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ))

''اگر تم اتنی خطائیں کر لو کہ تمہاری خطائیں آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کر لو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمالے گا۔''

[حسن صحيح] سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، باب ذكر التوبة ، ح: 4248

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لہٰذا اگر آپ کے گناہوں کے انبار بھی لگے ہوئے ہیں اور آپ کو اپنی نیکیوں کا پلڑا خالی دکھائی دے رہا ہے، پھر بھی مایوس مت ہوں، کہ رحمتِ خداوندی سے مایوسی مومن کی شان نہیں ہے۔ آپ سر پران گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے رب کے حضور میں سجدہ ریز ہو جائیں اور گناہوں کی سچے دِل سے معافی مانگ لیں، وہ اس بوجھ کو اُتار پھینکے گا اور آپ کو بالکل ہلکا پھلکا کر دے گا، جس کے بعد آپ ایمان کی حقیقی حلاوت اور حقیقی اطمینان وسکون محسوس کریں گے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْباً ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَينِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذَالِكَ الذَّنْبِ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)).

''جو کوئی بھی بندہ گناہ کرتا ہے، پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے۔''

[حسن صحيح] مسند أحمد: 47 - صحيح ابن حبان: 623

بار بار گناہ اور بار بار معافی:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ہم میں سے اگر کوئی شخص گناہ کر لیتا ہے تو اس کا کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُكْتَبُ عَلَيْهِ))

''اس کے نامہ اعمال میں گناہ لکھ لیا جاتا ہے۔''

اس نے کہا: اگر وہ اس گناہ سے توبہ واستغفار کر لے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے۔''

وہ کہنے لگا: اگر اس سے دوبارہ گناہ سرزد ہو جائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُكْتَبُ عَلَيْهِ))

''اس کے نامہ اعمال میں لکھ لیا جاتا ہے۔''

اس نے کہا: اگر وہ پھر توبہ و استغفار کر لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ ، وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا))

''اس کو بخش دِیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ (معاف فرمانے سے) نہیں اُکتاتا، حتیٰ کہ تم خود اُکتا جاتے ہو۔''

[صحیح] المعجم الکبیر للطبرانی: 791

لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ گناہ پر اصرار اور تکرار نہ ہو، یعنی بندہ قصداً اور ارادتاً بار بار گناہ نہ کرتا رہے بلکہ اگر بہ تقاضائے بشریت غلطی ہو جائے تو پھر خواہ جتنی بار بھی ہو گی اور جتنی بار بھی وہ معافی مانگے گا، اتنی بار ہی اسے معافی کا پروانہ جاری کیا جائے گا۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com